بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی ایم ایف کو مسترد کردو

یہ ایک استعماری آلہ اور پاکستان کی معاشی تباہی کا ذمہ دار ہے

پاکستان کے نئے حکمرانوں نے نومبر 2018 میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، آئی ایم ایف کی طرف رجوع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ آئی ایم ایف سے مزید سودی قرضوں کے حصول کے لیے مذاکرات کیے جائیں گے، جو تباہ کن معاشی شرائط پر فراہم کیے جائیں گے۔ 13 اکتوبر 2018 کو وزیر خزانہ اسد عمر نے کہا، "ہم انیسویں بار (آئی ایم ایف کے پاس) جا رہے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ یہ آخری بار ہو"۔

حقیقتِ حال یہ ہے کہ آئی ایم ایف ایک استعماری آلہ ہے جو قرض لینے والے ملک کو کبھی بھی اپنے پیروں پر مضبوطی سے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ پاکستان کے نئے حکمران بھی اس حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں جس کا اعتراف وہ اقتدار میں آنے سے بہت پہلے کر چکے ہیں۔ 18 ستمبر 2011 کو برطانوی اخبار دِی گارڈین میں چھپنے والے ایک انٹرویو میں عمران خان نے خبردار کیا تھا کہ، "ایک ملک جو قرضوں پر انحصار کرے؟ اس سے موت بہتر ہے۔ یہ آپ کو آپ کی استعداد کے مطابق مقام حاصل کرنے سے روکتا ہے جس طرح استعماریوں نے کیا تھا۔ امداد ایک ذلت آمیز چیز ہے۔ وہ تمام ممالک جن کے متعلق میں جانتا ہوں کہ جنہوں نے آئی ایم ایف یا عالمی بینک کے پروگرام نافذ کیے، وہاں غریب کی غربت اور امیر کی امارت میں اضافہ ہوا"۔

آئی ایم ایف، بدنامِ زمانہ برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کا جانشین استعماری ادارہ ہے جس نے برصغیر پاک وہند کو غربت کی دلدل میں دھکیل دیا تھا حالانکہ یہ خطہ اسلامی دور حکومت میں انتہائی دولت مند خطہ تھا۔ آج آئی ایم ایف پوری دنیا پر مغرب کی معاشی بالادستی برقرار رکھنے اور اسے یقینی بنانے کے لیے کام کرتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے وہ قرض لینے والے ممالک پر تباہ کن معاشی شرائط مسلط کرتا ہے اور انہیں مغربی ریاستوں کا مدمقابل بننے سے روکتا ہے۔

آئی ایم ایف اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ مقامی کرنسی کی قدر میں کمی کی جائے جس کے نتیجے میں ملکی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ملک بے رحم اور بے قابو مہنگائی کا شکار ہو جاتا ہے۔ خریداری مزید مہنگی ہو جاتی ہے اور زرعی اور صنعتی شعبے کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آئی ایم ایف توانائی، اور تیل کی قیمتوں میں اضافے پر اصرار کرتا ہے جس سے پیداواری لاگت اور اشیاء کی نقل وحمل کی لاگت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ آئی ایم ایف جنرل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی) جیسے منفی اثرات کے حامل ٹیکسوں کی شرح میں اضافے پر اصرار کرتا ہے، جو ہر ایک پر لاگو ہوتا ہے اس بات سے قطعِ نظر کہ اس کی معاشی صورتحال کیا ہے۔

معیشت کو مستقل طور پر تباہی کے گڑھے میں گرانے کے لیے آئی ایم ایف اُن اداروں کی نجکاری کا مطالبہ کرتا ہے جو ریاست کو بہت بڑے پیمانے پر محاصل دینے کی قابلیت رکھتے ہیں تاکہ ریاست کا ٹیکسوں اور استعماری قرضوں پر انحصار مزید بڑھ جائے۔ نجکاری کی مہم اس غلط تصور پر چلائی جاتی ہے کہ ریاست بہت بڑے پیمانے پر محاصل دینے والے اداروں کو حسنِ کارکردگی کے ساتھ نہیں چلا سکتی۔ لیکن یہی ادارے جب نجی شعبے کے حوالے کیے جاتے ہیں تو وہ ان سے اربوں کا نفع حاصل کرتے ہیں جبکہ ریاست اپنے خالی خزانے کو بھرنے کے لیے مزید ٹیکس عائد کرنے کا راستہ اختیار کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مزید قرضوں کے حصول کے لیے مشرق ومغرب کے سامنے ہاتھ پھیلا دیتی ہے، یوں ملکی معیشت کا جنازہ نکل جاتا ہے۔ مزید برآں ان قرضوں کے ساتھ سود کا شر اور مصیبت بھی منسلک ہوتی ہے جو اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ قرض لینے والا ملک اصل رقم سے کئی گنا زیادہ ادا کرنے کے بعد بھی قرضوں میں جکڑا رہے۔

جب آئی ایم ایف مقامی پیداواری صلاحیت اور ریاست کو کمزور کر دیتی ہے تو پھر وہ مغربی اشیاء کی درآمد پر ڈیوٹیز کم کرنے کا مطالبہ کرتی ہے اور مقامی منڈیوں اور معدنیات جیسے وسائل کے دروازے مغربی کمپنیوں پر کھول دینے کے لیے دباؤ ڈالتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایسے اقدامات کیے جاتے ہیں کہ مغربی کمپنیاں زیادہ سے زیادہ منافع واپس لے جا سکیں۔

اے پاکستان کے مسلمانو! پہلا غلط قدم بالآخر تباہی کے دہانے تک پہنچا دیتا ہے۔ ہم سب پر لازم ہے کہ ہم ابھی اسی وقت حکومت کی جانب سے آئی ایم ایف کے ساتھ مذاکرات کے خلاف آواز بلند کریں جو ایک استعماری آلہ ہے اور پاکستان کی معاشی تباہی کا ذمہ دار ہے۔ ہمیں اس بات کی اجازت نہیں کہ ہم کفار کو اپنے امور پر حاوی ہونے کا موقع فراہم کریں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، ((وَلَن يَجْعَلَ ٱللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً)) " اور اللہ نے کافروں کو مومنوں پر کوئی غلبہ و اختیار نہیں

دیا"(النساء:141)۔ یہ جائز نہیں ہے کہ ہم اپنے معاملات ایک ایسے ادارے کے پاس لے جائیں جو اللہ کے نازل کردہ احکامات کی بنیاد پر فیصلے نہیں کرتا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، **((أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوۤاْ إِلَى ٱلطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوۤاْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيدُ ٱلشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيداً))** "کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں مگر وہ چاہتے ہیں کہ اپنا فیصلہ طاغوت سے کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اس کا انکار کریں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے"(النساء:60)۔

اے پاکستان کے مسلمانو! پاکستان کو دنیا میں اسلام کی بنیاد پر اپنی صلاحیت اور استعداد کے مطابق مقام دِلانے کے لئے ہم پر لازم ہے کہ ہم نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کے ساتھ مل کر کام کریں۔ خلافت آئی ایم ایف کو مکمل طور پر مسترد کر دے گی اور اس کی رکنیت، اس کے قرضوں، سود کی ادائیگی اور معیشت کو تباہ کرنے والی شرائط کو نافذ کرنے کے مطالبات کا مکمل انکار کرے گی۔ خلافت استعماری سودی قرضوں پر انحصار کیے بغیر اسلام کے معیشتی قوانین کے نفاذ کے ذریعے بیت المال کے لیے اربوں ڈالر کے برابر دولت جمع کرے گی۔ خلافت توانائی اور معدنیات کے شعبوں میں اسلامی قانون نافذ کرے گی جس کے مطابق یہ اثاثے عوامی ملکیت ہیں اور ریاست اِن کا انتظام اور دیکھ بھال کرتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ ان سے حاصل ہونے والی کثیر دولت عوام کی ضروریات کو پورا کرنے پر خرچ کی جائے۔ خلافت کمپنی ڈھانچے کے متعلق بھی اسلامی قوانین نافذ کرے گی جو ایسے شعبوں کی نجی ملکیت محدود کرے گا جن کے لیے کثیر سرمایے کی ضرورت ہوتی ہے، جیسا کہ بھاری صنعت، وسیع تعمیرات، مواصلات وٹرانسپورٹ، جس کے نتیجے میں ریاست کا ان شعبوں میں بنیادی کردار ہو گا اور ریاست کے پاس لوگوں کے امور کی دیکھ بھال کے لیے بڑے پیمانے پر محاصل جمع ہوں گے۔ خلافت ٹیکسوں کی وصولی کے لیے اسلامی قوانین نافذ کرے گی جیسا کہ تجارتی مال پر زکوٰۃ اور زرعی زمین پر خراج اور ظالمانہ ٹیکسوں کو ختم کر دے گی جیسا کہ جنرل سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس وغیرہ جنہیں وصول کرتے ہوئے فرد کی غربت اور ضروریات کو سرے سے دیکھا ہی نہیں جاتا۔ خلافت کرنسی کے حوالے سے اسلامی قانون نافذ کرے گی اور اس بات کو یقینی بنائے گی کہ کرنسی کا تعلق ڈالر سے نہ ہو بلکہ یہ سونے اور چاندی سے منسلک ہو اور اسے سونے اور چاندی کے ریاستی ذخیرے کے تناسب سے چھاپا جائے۔ یہ امر بے قابو مہنگائی کا جڑ سے خاتمہ کرے گا اور کرنسی کی وہ حیثیت بحال ہو جائے گی جس کی وجہ سے خلافت میں ایک ہزار سال تک اشیاء کی قیمتوں میں زبردست استحکام رہا۔ خلافت حکمرانی کے دوران حکمرانوں کی ذاتی دولت میں ہونے والے اچانک اور زبردست اضافے کے حوالے سے اسلامی قانون نافذ کرے گی جو یہ ہے کہ ایسی تمام دولت ضبط کر لی جائے اور اسے بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔ یہ اُن قوانین میں سے چند قوانین ہیں جو اللہ سبحانہُ و تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کئے ہیں، کہ جن کے ذریعے مسلمانوں کو اس دنیا میں خوشحالی اور آخرت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی۔

اے افواج پاکستان کے مسلمانو! باجوہ-عمران حکومت بھی اُسی راستے پر چل رہی ہے جس پر پچھلی حکومتیں چل رہی تھیں، جس کے نتیجے میں ملکی معیشت مزید تباہی سے دوچار ہو گی اور مغربی استعماریوں کا کنٹرول اور غلبہ مزید بڑھ جائے گا۔ آپ پر لازم ہے کہ تباہی کی طرف بڑھتے ان قدموں کو اپنی اُس طاقت سے روک دیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ سے اس قوت و طاقت کے متعلق پوچھے گا جب آپ اس کے دربار میں حاضر ہوں گے۔ اپنے اُن جنگجو بھائیوں کو یاد کریں جو آپ سے پہلے گزرے اور وہ آپ ہی کی طرح اہلِ قوت تھے، جنھوں نے مدینہ میں اسلام کو ایک ریاست اور حکومت کی صورت میں قائم کیا تھا، اور فوری طور پر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت کے قیام کے لیے نُصرَہ فراہم کریں۔ یاد کریں اُن لوگوں کو کہ جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو عسکری مدد (نُصرہ) فراہم کی تھی جیسا کہ سعد بن معاذؓ۔ جب سعدؓ کا انتقال ہوا اور ان کی والدہ شدتِ غم سے رونے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے اُن سے کہا، ((لِيَرْقَأْ - لينقطع - دَمْعُكِ وَيَذْهَبْ حُزْنُكِ لِأَنَّ ابْنَكِ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ إِلَيْهِ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ)) "آپ کے آنسو تھم جائیں اور آپ کا غم ہلکا ہو جائے اگر آپ یہ جان لیں کہ آپ کا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لئے اللہ مسکرایا اور اس کا عرش ہل گیا"(طبرانی)۔ صرف اسی طرح آپ اپنے لوگوں کو تباہ ہونے سے بچا سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔

10 صفر 1440 ہجری | **حزب التحریر**
19 اکتوبر 2018ء | **ولایہ پاکستان**